بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۹۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۸۳	۱۵ فتح ۱۳۴۶ھش ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

[illegible] پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

اخبار احمدیہ

—ربوہ ۱۴ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—ربوہ ۱۴ دسمبر۔ رمضان المبارک کے دوران بفضل اللہ تعالیٰ مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے کل ۱۳ دسمبر مطابق ۱۰ رمضان کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے سورۃ مائدہ سے سورۃ توبہ تک اپنے حصہ کا درس مکمل کر لیا۔ آج مورخہ ۱۴ دسمبر مطابق ۱۱ رمضان سے محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری سورۃ یونس سے درس شروع کریں گے۔ آپ ۱۱ تا ۱۵ رمضان سورۃ مریم تک درس دیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

—محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:۔

”اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سپین کے مبلغ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کو مورخہ ۵ نومبر بروز اتوار ایک اور بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام امۃ الکریم رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔“

—محترم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال ربوہ کی طبیعت پھر خراب ہو گئی ہے۔ اور بہت کمزوری محسوس کرتے ہیں نیز بعض تفکرات اور ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہیں وہ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے کامل شفایابی اور پریشانیوں کے دور ہونے کی درخواستِ دعا کرتے ہیں۔
(مختار احمد ہاشمی صدر العمومی شرقی ربوہ)

—میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم عبد السمیع صاحب کویت پانچ روز سے اپنڈے سائٹس کے دورہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعائے صحت فرمائیں۔ عبد الباسط طاہر ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں رحمانیت حاصل ہو جاتی ہے

لیکن ضروری ہے کہ انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا عبد بنے

”ابدال قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے۔ اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں۔ یہ سب کے سب کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤی کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو، یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے۔ لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں رحمانیت حاصل ہو جاتی ہے بعض نمازیوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ویل کے معنی لعنت کے بھی ہوتے ہیں پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔“ (ملفوظات جلد ششم ص۱۷۱)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۷ء

تیری ذریت .... آخری دنوں تک سرسبز رہے گی

۲۰ر فروری کے اشتہار میں ہے۔

"مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دونگا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا۔ اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے"۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کے یہ الفاظ بھی بڑے غور طلب ہیں۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس پیشگوئی کے رو سے خالص اور دلی محبوں کا معیار حضور اقدس علیہ السلام کی ذریت کے عقائد ہیں۔ جو درست ان عقائد کے حامل ہوں گے۔ جو آپ کی ذریت کے عقائد ہیں وہی آپ کے خالص اور دلی محب بھی ہو سکتے ہیں۔ آپ کی ذریت آج بکثرت موجود ہے۔ اور وہ جو عقائد رکھتی ہے کسی سے مخفی نہیں۔ آپ کی ذریت کا ہر فرد خلافت المسیح سے وابستہ ہے۔ ایک بھی اس سے منحرف نہیں۔ اس سے ایک بات تو یہ ثابت ہوتی ہے کہ چونکہ آپ کی موجودہ ذریت عقائد میں متحد ہے۔ اس لئے آج بھی وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سرسبز ہے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پیشگوئی میں جو کہا گیا ہے کہ آخری دنوں تک وہ سرسبز رہے گی۔ یہ بات یقیناً پوری ہوگی۔ جو پیشگوئی جاری رہنے والی ہو۔ اور ایک خاصی مدت تک پوری ہوتی چلی جائے۔ اس کے متعلق یہ قیاس کرنا کہ یہ ہمیشہ پوری ہوتی چلی جائے گی بعید از قیاس نہیں۔ یہ پیشگوئی اسّی سال سے زیادہ عرصہ سے چلی آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً اسّی سال سے ہی آپ کی ذریت چلی آتی ہے اور سب کی سب متحدہ طور پر ایک ہی قسم کے عقائد پر قائم چلی آتی ہے اس لئے ہم اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ یہ پیشگوئی ہمیشہ پوری ہوتی رہے گی۔ اور آپ کی ذریت ہمیشہ سرسبز رہے گی۔ اور ہمیشہ صحیح عقائد پر قائم رہے گی جو گروہ ان عقائد سے اتفاق کرے گا وہی صراط مستقیم پر ہوگا۔ اور یہی عقائد ہیں جن کا غلبہ ہوگا۔ اور یہ جو آپ کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ کہ خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ تیری ذریت کے عقائد کا ہی غلبہ ہوگا۔ اور خالص اور دلی محبوں کے متعلق جو کہا گیا ہے۔ کہ وہ تا بروز قیامت غالب رہیں گے۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ ان عقائد کا غلبہ ہوگا۔ جو تیری ذریت کے عقائد ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ انہی کے نفوس و اموال میں برکت دے گا۔ اور انہی کو کثرت بخشے گا وہ وہی ہیں جن کو خدا تعالیٰ نہیں بھولے گا۔ اور فراموش نہیں کرے گا۔ اور جو علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ جو تیرے اور تیری ذریت کے عقائد پر قائم ہوں گے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا"۔

اس کی تصدیق بھی آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو لوگ آپ کی ذریت کے عقائد رکھتے ہیں۔ روز بروز بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وابستگان خلافت روز بروز بڑھتے چلے گئے ہیں۔ اور یہ پودا اب اتنا پھیل گیا ہے۔ کہ اس کی گھنی چھاؤں میں تمام دنیا کی اقوام بسیرا کر رہی ہیں۔ یہ حقیقت کہ وابستگان خلافت روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہر سال جلسہ سالانہ کی تعداد کی افزائش سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔

الغرض یہ پیشگوئی ایک عظیم الشان نشان ہے اسلام کی صداقت کا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اور وابستگان خلافت کے صراطِ مستقیم پر ہونے کا۔ اس عظیم الشان نشان سے جو ہم اپنی آنکھوں سے نصف النہار پر چمکتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ اور جس کی روشنی ہماری رگوں میں درخشاں ہو کر ہماری روحوں کو بقعۂ نور بنا رہی ہے۔ کاش ۔

اب بھی ہے بڑی قیمت احساسِ ندامت کی

صورت ہی رہی باقی آرام نہ راحت کی
چلنے کو تو چل بیٹھے ہم چال قیامت کی

وابستہ نہ آدم سے تھی شانِ کریمانہ
اب بھی ہے بڑی قیمت احساسِ ندامت کی

کرجاتے ہیں کام اکثر موہ لیتے ہیں دل آخر
دو بول محبت کے اک طرزِ مروت کی

مَیں جنسِ وفا لے کر آ بیٹھا ترے در پر
یہ تھی مری نادانی یہ بات تھی حکمت کی

اے بادیہ پیماؤ اے شہرِ جنوں والو
دو اہلِ خرد کو بھی بھیک اپنی فراست کی

صد رشکِ مہ و انجم اس آنکھ کی بینائی
دیکھی ہو کرن جس نے انوارِ نبوت کی

دولت سے گریزاں ہوں جو گوشہ نشیں مسکیں
ملتی ہے انہیں دولت قوموں کی امامت کی

ناہیدؔ خدا نے دی توفیق جسے اس نے
منہاجِ نبوت پر پھر آ کے خلافت کی

عبد المنان ناہید

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا کامیاب چھہتّرواں سالانہ جلسہ

علماءِ سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر۔ پُرسوز دعائیں

(مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس)

(۳)

تیسرا دن۔ پہلا اجلاس

سالانہ جلسہ کے آخری دن کا پہلا اجلاس ۱۱ بجے صبح محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔

مکرم حکیم محمد سعید صاحب کی تلاوت کے بعد چوہدری شبیر احمد صاحب نے نظم سنائی اس جلسہ کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلّغ بلادِ عربیہ نے کی جس کا عنوان تھا

"اسلام دنیا میں امن کا ضامن ہے۔"

پہلے آپ نے موجودہ عالمی بدامنی کا سرسری جائزہ لیا اس کے بعد فاضل مقرر نے قیامِ امن کے لئے اسلام کی سنہری تعلیمات کو پیش فرمایا اور اسلامی احکام نہایت دلنشین انداز میں بیان فرماتے ہوئے ان کی برتری اور عظمت بیان کی۔

مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم ؎

مَیں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

خوش الحانی سے سُنائی۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے آج کے اس جلسہ کے معزز مہمان سابق وزیر پنجاب جنرل راجندر سنگھ سپیرو کا تعارف فرمایا اور بتایا کہ آپ پنجاب میں ایک قومی لیڈر کی حیثیت رکھتے ہیں اور سلسلہ سے بہت ہمدردی رکھنے والے اور تعاون کرنے والے ہیں۔ تعارف کے بعد جنرل صاحب نے جلسہ کو خطاب کیا۔ جو خاص توجہ اور دلچسپی سے سُنا گیا۔

جنرل صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحب صدر جو پاکستانی قافلہ کے قائد بھی تھے نے ہندوستان و پاکستانی بھائیوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امورِ عامہ سٹیج پر تشریف لائے اور مندرجہ ذیل موضوع پر تقریر کی۔

"جماعتِ احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت اور شاندار مستقبل۔"

آپ نے جماعتِ احمدیہ کا مختصر تعارف کرانے کے بعد بیان فرمایا کہ احمدیت خالصۃً مذہبی اور بین الاقوامی اسلامی تحریک ہے جو اس صدی میں اللہ تعالےٰ کے حکم اور اس کے قدیم نوشتوں کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوئی ہے۔

آپ نے جماعتِ احمدیہ کے عظیم الشان کارہائے نمایاں موثر طریق پر بیان فرمائے۔ اس ضمن میں آپ نے جماعت ہائے احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں جاری شدہ عظیم الشان تبلیغی سرگرمیاں اور ان کے نتائج کا اعداد و شمار کی روشنی میں ذکر فرمایا۔

مکرم مولوی مبارک علی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر اختر احمد صاحب اورینوی پروفیسر پٹنہ یونیورسٹی کی تقریر ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"فلسطین کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں۔"

آپ نے بنی اسرائیل کی قدیم تاریخ کا ذکر کرنے کے بعد ثابت کیا کہ یہودیوں کے فلسطین پر قبضہ سے قرآنِ کریم کی ایک پیشگوئی پوری ہوتی ہے آپ نے یہودیوں کو ان کی پچھلی تاریخوں کی روشنی میں خنزیری صفت ثابت کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامات میں سے ایک علامت قتلِ خنزیر بھی بتائی ہے لہٰذا تحریکِ احمدیت کے ذریعہ ہی اس فتنہ کا خاتمہ ہو گا۔ انشاءاللہ

اس مقدس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل کی اس عنوان پر ہوئی کہ

"اسلامی تعلیم اس زمانہ میں نہ صرف قابلِ عمل ہے بلکہ ضروری ہے۔"

فاضل مقرر نے موجودہ دنیا کی خطرناک حالت کا دلنشین پیرائے میں تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس خطرناک اور ہولناک تباہی سے انسان اسی صورت میں بچ سکتا ہے کہ جب وہ اسلام کی بین الاقوامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے اہم مسائل اور مشکلات کا اسلامی نقطۂ نگاہ سے جو حل بیان کیا گیا ہے اُسے نہایت عمدہ پیرائے میں ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور نے سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک رقّت آمیز نظم ؎

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو

دیارِ مہدیٔ آخر زماں میں رہتے ہو

نہایت دلنشین انداز میں پڑھ کر سُنائی۔

شکریہ

آخر میں محترم حضرت ناظر صاحب اعلےٰ کی ہدایت کے مطابق مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امورِ عامہ قادیان نے حکومت متعلقہ عہدہ داران اور پولیس کا شکریہ ادا کیا۔

یہ بابرکت اجلاس ۲½ بجے بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔

آخری دن کا شبینہ اجلاس

مؤرخہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۷ء بروز اتوار کا شبینہ اجلاس ۸ بجے رات محترم میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں ربوہ کی زیرِ صدارت مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد اکبر خان صاحب کی تلاوت قرآنِ مجید کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی جو انہوں نے خلافتِ ثالثہ کے انتخاب کے وقت کہی تھی۔

اس کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے وہ تمام پیغامات پڑھ کر سُنائے جو ہندوستان کے مختلف عہدیداروں اور حکومتِ وقت کے سربراہوں کی طرف سے موصول ہوئے تھے۔ اس کے بعد محترم مولوی صاحب موصوف نے وہ تمام درخواستہائے دعا کے اعلانات پڑھ کر سنائے جو ہندوستان اور بیرونجات کے احبابِ جماعت کی طرف سے موصول ہوئی تھیں۔ اس کے بعد مکرم و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے

"خلافتِ ثالثہ کی برکات"

کے عنوان پر نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔

آپ نے دورانِ تقریر انتخابِ خلافتِ ثالثہ کے نہایت ہی ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام لوگوں نے جو انتخاب کے موقع پر موجود تھے وہاں کا نظارہ دیکھ کر یہ یقین کر لیا کہ خلافت خداتعالےٰ قائم کرتا ہے۔ اور یہ جماعت یقینی طور پر خداتعالیٰ کی اپنی قائم کردہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ خلیفہ ثالث کا انتخاب بہت عظیم برکات کا پیش خیمہ ہے اور اس انتخاب کے ذریعہ سے بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔

آپ نے خلافتِ ثالثہ کی برکات کے تذکرہ میں فرمایا کہ خلافتِ ثالثہ کے ذریعہ جماعت کا اتحاد مضبوط ہوا اور جماعتی شیرازہ بندی قائم رہی اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان تمام انعامی چیلنجوں کو اور دعوت ہائے مقابلہ کو ازسرِنو دہرایا جو اسلام اور احمدیت کے مخالفوں کے لئے کئے گئے تھے۔ خداتعالےٰ نے اس خلافت کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت ایک دفعہ اور

ظاہر فرمایا۔ فاضل مقرر نے خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی قبولیتِ دعا کے کئی ایمان افروز واقعات سنائے اس کے بعد محترم مولوی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے ان تحریکات کی برکات اور بہترین نتائج بیان فرمائے۔

آخر میں آپ نے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے کامیاب سفرِ یورپ کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ خلافتِ ثالثہ کا دَور بہت بڑی اور عظیم فتوحات کا دَور ہے جہاں ہم خلافتِ ثالثہ کی برکات پر نظر اٹھا کر خوش ہوتے ہیں۔ وہاں ہم پر بہت بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

محترم مولوی صاحب کی یہ ایمان افروز تقریر نہایت توجہ اور پورے انہماک سے سُنی گئی۔ محترم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ سٹیج پر تشریف لائے اور حاضرین کو خطاب فرمایا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا خطاب

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا:۔ جلسہ سالانہ کی تقاریر کا پروگرام بفضلہٖ تعالےٰ بخیروخوبی ختم ہوگیا ہے پروگرام میں میری بھی ایک تقریر تھی لیکن جلسہ سے چند روز قبل مجھے گلے میں تکلیف اور بخار ہوگیا تھا۔ اب تک اس کا اثر باقی ہے اس لئے وہ مضمون مَیں نہ سنا سکا۔ لیکن اس خیال سے کہ مَیں ثواب سے محروم نہ ہو جاؤں آپ حضرات سے چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

خدائی مشیّت کے مطابق احمدیت کے دائمی مرکز قادیان دارالامان سے حضرت خلیفۃ المسیح کو ہجرت کرنی پڑی اور اکثریت ہجرت کر کے چلی گئی اور ہندوستان میں جو احمدی جماعتیں ہیں وہ اپنے خلیفہ سے اس رنگ میں روحانی ربط قائم نہیں رکھ سکتیں جیسا تقسیمِ ملک سے قبل انہیں میسّر تھا۔ اپنے امام سے ربط پیدا کرنے کے دو طریق ہیں۔ پہلا طریق یہ ہے کہ ذاتی ملاقات کے وقت بالمشافہ گفتگو کی سعادت حاصل ہو اور دوسرا طریقہ خط وکتابت ہے۔ موجودہ حالات کے باعث پہلے طریق سے تو ہم میں سے اکثر محروم ہیں اور ہزاروں ہزار احمدی حضرات ایسے ہیں جنہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ کی یا تصویر دیکھی ہے یا آج ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ اپنے آقا کی آواز سُنی ہے۔

اب ہمارے لئے خط وکتابت ہی ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے جو ذریعہ بھی ہمیں میسّر ہے اس کو استعمال میں لا کر اپنے پیارے آقا سے تعلق پیدا کرنا ہے۔

آپ نے فرمایا:۔ جماعت کا جو حصّہ سلسلہ کے اخبارات کو غور سے نہیں پڑھتا اور نہ اس میں دلچسپی رکھتا ہے وہ خلیفۂ وقت اور مرکز سے ربط قائم نہیں کر سکتا۔

ہماری عملی زندگی اور اصلاح کے لئے خلیفۂ وقت کے پند و نصائح اور خطبات و تقاریر کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ آپ نے خاص طور پر نونہالانِ احمدیت اور نوجوانانِ جماعت کو مخاطب فرماتے ہوئے سلسلہ کے اخبارات ورسائل کو اس نیت سے پڑھنے کی تلقین فرمائی کہ ان تقاریر و نصائح میں ہماری زندگی اور مستقبل کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جب ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو لازمی اور یقینی بات ہے کہ خلیفہ کی طرف سے جو بھی تحریکات ہوتی ہیں وہ ناقابلِ عمل ہرگز ہرگز نہیں ہوتیں بلکہ یقیناً جماعت کے اندر ان تحریکات پر عمل پیرا ہونے کی طاقت اور استعداد موجود ہے۔

آپ نے فرمایا:۔ خدا تعالےٰ جس کو خلیفہ مقرر فرماتا ہے آپ کو قبولیتِ دعا کی نعمت سے بھی سرفراز فرمایا ہے اِس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہیں اور ان برکات سے متمتع ہوں۔

بعدہٗ محترم میر داؤد احمد صاحب صدر مجلس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے محترم صاحبزادہ صاحب کے خطاب کی تائید میں حضرت خلیفۂ وقت کے ساتھ خط وکتابت کے ذریعہ تعلق پیدا کرنے پر زور دیا اور آپ نے تمام درویشانِ قادیان اور احبابِ جماعت ہندوستان کے حق میں دعا کی اور شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے ایک طویل اور پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔

بعدہٗ جماعتِ احمدیہ بھارت کا یہ چھتیسواں جلسہ سالانہ اپنی پوری شان و شوکت اور روحانی ماحول و سرور لئے ہوئے نہایت خیروخوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(بشکریہ بدر قادیان)

تبرکات

بڑا آج فضلِ خُدا ہو رہا ہے

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحبؓ)

یہ نظم ڈاکٹر صاحبؓ نے ۱۹۲۰ء میں اُس وقت کہی جبکہ ڈاکٹر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہمراہ ڈلہوزی پہاڑ پر مقیم تھے۔ ڈاکٹر صاحبؓ نے نظم حضورؓ کی موجودگی میں خود ہی پڑھی تھی۔ (اہلیہ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ)

بڑا آج فضلِ خدا ہو رہا ہے
کہ محمود جلوہ نما ہو رہا ہے

ہزاروں ہی سجدے کریں میری آنکھیں
کہ حاصل انہیں مدعا ہو رہا ہے

سُنا لے تو اس کو بھی چند باتیں
کہ رُو اُس کا شفقت نما ہو رہا ہے

میرا نفس مجھ کو بہت ہے ستاتا
ہر اِک آن مجھ سے دغا ہو رہا ہے

بہت تھوڑی پونجی ہے ایماں کی اپنے
مگر ہاتھ شیطاں کا وا ہو رہا ہے

ہے نیکوں سے امیدِ نیکی کی ہر آں
بُرے سے تو ہر دم بُرا ہو رہا ہے

نہ کینہ کسی سے نہ ہے بُغض مجھ کو
میرے دل کا شاہد خُدا ہو رہا ہے

جو چاہے میرے سینہ کو چاک کر لے
وہ دیکھے میرے دل کو کیا ہو رہا ہے

ستائے نہ کوئی میرے دِل کو پھر سے
کسی خوبرو پر فدا ہو رہا ہے

نہیں چارہ ساز اپنا کوئی جہاں میں
ہر اِک باوفا بے وفا ہو رہا ہے

نہیں کوئی امید اب زندگی کی
کہ شورِ قیامت بپا ہو رہا ہے

نہیں کوئی خواہش مگر دیکھ لوں یہ
کہ راضی وہ مجھ سے خدا ہو رہا ہے

زبان و قلم تھام لے اپنے احقر ✽ کہ مضطر تیرا دل بڑا ہو رہا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان

مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے واقف زندگی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی آمد ثانی کے متعلق پیشگوئی فرماتے ہوئے یہ علامت بیان فرمائی تھی

سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا (متی باب ۲۴ آیت ۱۳)

اور سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہدی کی آمد کے متعلق فرمایا۔ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (دار قطنی جلد اول)

ترجمہ:۔ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے اب تک (کسی مامور مدعی صداقت کے لئے) ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو گرہن ہوگا رمضان میں (گرہن کی تین راتوں یعنی ۱۳-۱۴-۱۵ میں سے) پہلی رات کو یعنی ۱۳ کو اور سورج گرہن ہوگا (گرہن کی تاریخوں میں سے یعنی ۲۷-۲۸-۲۹) درمیانی تاریخ یعنی ۲۸ کو اور جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کسی مدعی کیلئے ایسا نہیں ہوا۔

حضرت عیسے نے اپنی آمد ثانی کی جو علامت قرار دی ہے وہی علامت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہدی کے لئے قرار دی ہے۔ مشترک علامت سے صاف ظاہر ہے کہ در اصل ایک ہی وجود نے دو ناموں کے ساتھ آنا تھا۔ جس کی صداقت کے لئے ایک ہی طرح کا آسمانی نشان ظاہر ہونا تھا۔ جیسا کہ نبی پاک نے بھی فرمایا۔ وَلَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ" (ابن ماجہ جلد دوم) کہ مہدی عیسےٰ ابن مریم کے بغیر دوسرا شخص نہیں

یہ وہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کا ذکر انجیل اور احادیث نبویہ کے ساتھ قرآن کریم میں بھی پایا جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم قرب قیامت کی علامت بتاتے ہوئے فرماتا ہے۔

یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ ۝ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (قیامۃ)

منکر پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا سو جب نظر متحیر ہو جائے گی (یعنی ایسے حادثات ہوں گے جو انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیں گے) اور چاند کو گرہن لگے گا اور سورج اور چاند کو گرہن (کی حالت میں) جمع کر دیا جائے گا۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ۱۴ سو سال بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ... مبعوث ہوئے تھے بالکل اسی طرح مثیل موسیٰ یعنی حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی کے سر پر حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر مسیح مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور فرمایا:۔

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا"

(منقول از اربعین حصہ اوّل)

اُن سینکڑوں نشانوں میں سے جو آپ کی سچائی کے لئے ظاہر ہوتے ایک نشان یہ بھی ظاہر ہوا کہ مطابق پیشگوئی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء کو کسوف و خسوف کا آسمانی نشان رونما ہوا۔

پیشگوئی میں کچھ شرائط تھیں۔ اوّل:۔ یہ کہ چاند اور سورج کو رمضان میں گرہن لگے گا دوئم:۔ قمر کو گرہن والی راتوں میں سے اوّل رات اور سورج کو گرہن والے دنوں میں سے درمیان والے دن میں گرہن لگیگا۔ سوئم:۔ یہ نشان صرف اور صرف مہدی کی صداقت کے لئے ظاہر ہوگا۔

چنانچہ ان شرائط کے عین مطابق حضرت مسیح و مہدی معہود علیہ السلام کے دعوے کے بعد رمضان میں یہ نشان دو بار پورا ہوا ایک سال اس کرۂ ارض کے اس طرف یہ نشان ظاہر ہوا اور اگلے سال دوسری طرف یہ نشان ظاہر ہو کر بہتوں کی ہدایت کا موجب ٹھہرا۔ یہ وہ نشان تھا جسکے ظاہر کرنے میں سوائے خدائے قیوم و قادر کی ذات کے اور کسی کی مقدرت نہ رکھ سکتا تھا۔ آقائے دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۶)

یعنی جب تمہیں مہدی کے ظہور کی خبر ملے تو اسکی ضرور بالضرور بیعت کرنا چاہیئے خواہ تمہیں گھٹنوں کے بل پر جانا پڑے کیونکہ مہدی زمین پر خلیفۃ اللہ ہوگا"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پورا کرنا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے تا خدا تعالیٰ راضی ہو کر اسلام پر پھر تازگی اور سرسبزی کے دن لائے۔ مسیح و مہدی کی جماعت کے ساتھ ملکر کوشش کیجئے کہ خدا کی حکومت دائمی طور پر زمین پر بھی اسی طرح قائم ہو جائے جس طرح کہ آسمان پر ہے

میری اہلیہ صاحبہ مرحومہ

(مکرم عبد الحفیظ خانصاحب آف ویرووال۔ عارضی منزل ربوہ۔)

اہلیہ ام بشری بیگم صاحبہ ایک غیراز جماعت لیکن صفات حمیدہ رکھنے والے معزز زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ جب مجھ سے منسوب ہوئیں تو ایک دیوبندی مولوی صاحب میرے خسر مکرم خان نظام الدین خانصاحب کے پاس گئے اور کہا کہ عبد الحفیظ خاں تو مرزائی ہے یہ رشتہ ہرگز نہ کریں۔ خانصاحب نے جواب فرمایا کہ مولوی صاحب آپ اپنا کام درس و تدریس تک ہی محدود رکھیں ہمارے خاندانی یا نجی امور میں دخل دینے کی کوشش نہ کریں۔

پھر شادی کے چھ سات سال گذر جانے کے بعد ہمارے خاندان کی دینی زندگی سے متاثر ہو کر بیعت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن میں نے صرف اسلئے توجہ نہ کی کہ شاید وقتی جوش کے تحت کہہ رہی ہیں آخر کوئی ڈیڑھ دو برس گذرنے کے بعد میرے حقیقی بھائی خان عبد الواحد خانصاحب ویرووال تشریف لائے تو ان کی معرفت بذریعہ خط حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کی بیعت کر لی۔ پھر بعد از ہجرت ربوہ میں میں نے اپنا مکان المشہور "عارضی منزل" تعمیر کیا تو دیکھنے کے لئے آئیں۔ جب کرہ میں داخل ہوئیں تو اس وقت ریلوے لائن پر جو بالکل مکان کے ساتھ ہی ہے تانگاہ کی تو پل پر ریل گاڑی گذر رہی تھی مجھے کہا کہ دیکھیں میرا پرانا خواب آج پورا ہوا کہ میں جنگل میں اپنے مکان میں ہوں اور سامنے ریلوے لائن کے پل سے ریل گاڑی گذر رہی ہے اسکے تھوڑے عرصہ بعد وصیت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے وصیت بالحصہ کی کر دی اور موصیہ ہو گئیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ تلاوت قرآن پاک و نماز روزہ کی پابند تھیں اہل محلہ سے نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتی تھیں دلیر بھی اس قدر تھیں کہ ایک رات میری عدم موجودگی میں نصف رات کے لگ بھگ دو آدمی اندر صحن میں دیوار پھاند کر آگئے۔ یہ جاگ رہی تھیں جب کمرے کے پاس آگئے تو خود ہی دروازہ کھول کر بلند آواز میں للکارا کہ آجاؤ اگر ہمت ہے بس اتنا کہنا تھا کہ وہ فوراً نو دو گیارہ ہو گئے۔

بعد ہجرت ایک مرتبہ قادیان اور ویرووال لے گیا۔ جب اپنی زمین باغ اور مکانات دیکھے تو چہرہ پر رتی بھر غم کا احساس نہیں ہونے دیا ہندو مستورات حیران تھیں اور کہا ہم تو سمجھتی تھیں کہ غم سے بے صبر ہو کر رونے لگ جائے گی مگر یہ خیال غلط نکلا۔ بس اتنا کہا کہ ہم مسلمان خدا تعالیٰ کی ہر تقدیر پر شاکر ہیں نہ ہجرت سے گھبراتے ہیں نہ ایمان چھوڑتے ہیں۔ حتیٰ کہ شدید سے شدید مصائب جھیلنے پر بھی خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں مصیبت کو اپنی غلطی اور آرام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام سمجھتے ہیں۔ اور نہ موت سے ڈرتے ہیں سادگی کا یہ عالم تھا کہ شادی کے کچھ ماہ بعد میں نے ایک قیمتی سوٹ لا کر دیا مگر باوجود شدید اصرار کے نہ پہنا اور یہ کہکر انکار کر دیا کہ اگر ایکدفعہ پہن لیا تو پھر ایسا ہی پہننے کی عادت ہو جائیگی جو کہ سادگی کے خلاف ہے۔ مرحومہ زیور پہننے کے بھی خلاف تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ ہمارے لئے تو بس دین کا زیور ہی کافی ہے۔ ان کی چالیس برس سے دعا تھی کہ وہ میری زندگی میں خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاویں۔ سو آخر وہ گھڑی جو ہر شخص پر آنے والی ہے ۲۶ نومبر صبح صادق کے قریب آہی گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

صبح ۸ ½ بجے بخدمت حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے ہندوستان کو تار جنازہ غائب پڑھنے کے لئے دی گئی جس کا اعلان اسی دن یعنی ۲۶ نومبر ۱۱ بجے دن جو جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا وہاں پر کر دیا گیا۔ ازاں بعد حضرت مولوی صاحب کا خط بھی آگیا کہ جنازہ غائب پڑھ دیا گیا۔ ثم الحمد للہ

اسی روز بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں مطابق وصیت دفن ہوئیں اور حضرت میرزا عزیز احمد صاحب نے دعائے مغفرت کرائی۔ چند دن پہلے ہی انہوں نے اپنی اور بچیوں کی خوابوں کی بناء پر کہہ دیا تھا کہ اب میری روح اس قفس عنصری سے جدا ہو کر اپنے اصل مقام پر جانے والی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور دیگر احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضرور تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۰۷۶

میں حاجی قمرالدین ولد جیون خان صاحب قوم چانڈیا بلوچ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال . . . . . ساکن قمر آباد ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۹-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

اراضی زرعی ۸۰ ایکڑ واقع قمر آباد مالیتی
ایک لاکھ روپیہ ۱۰۰۰۰۰/-
ایک مکان محلہ دارالرحمت
غربی ۵/۱۰ مالیتی دس ہزار روپیہ ۱۰۰۰۰/-
ایک مکان قمر آباد مالیتی
ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/-
جس کی زمین میری نہیں ہے صرف مکان کا ملبہ میرا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار سے دس ہزار روپیہ سالانہ آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- قمرالدین بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نوابشاہ
گواہ شد:- شیخ محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ
گواہ شد:- عبداللطیف اوورسیر دفتر آبادی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۰۷۸

میں صفیہ بیگم زوجہ محمد اسلم پرویز قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۹-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰/-
ہار طلائی وزنی ۲ ۱/۲ تولے۔ کڑے طلائی وزنی ۲ تولے کانٹے طلائی ایک تولہ نگ طلائی ۱۰ ماشے انگوٹھیاں دو عدد وزن ۲ ماشے کل وزن ۷ تولے ۱۰ ماشے مالیتی اندازاً ۹۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- صفیہ بیگم معرفت مستری محمد دین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد:- محمد اسلم پرویز خاوند موصیہ
گواہ شد:- تاج الدین دارالقضاء

مسل نمبر ۱۹۰۷۹

میں نظیر بیگم زوجہ فتح خاں کشمیری قوم احمدی ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ستارپورہ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ ۱۲-۹-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۴۰۰/- وصول شدہ بالیاں ایک جوڑی وزن ایک تولہ لاکٹ ایک عدد وزن دو تولہ کل مالیتی ۳۹۰/-
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نظیر بیگم بقلم خود

گواہ شد:- غلام محمد ولد نیاں نور دین صاحب کھاریاں ضلع گجرات
گواہ شد:- محمد اسلم بقلم خود محلہ ستارپورہ کھاریاں۔

مسل نمبر ۱۹۰۸۰

میں برکت بیگم زوجہ غلام حیدر صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سردی ڈاکخانہ یرگنڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ آمد کوئی نہیں ہے۔

حق مہر ایک ہزار شلنگ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں زیورات ڈنڈیاں طلائی دو عدد وزن ۲ تولہ کانٹے طلائی وزن دو تولہ کل وزن ۴ تولہ مالیتی ۵۶۰.. شلنگ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- برکت بیگم پوسٹ بکس ۲۷۲ سردی یرگنڈا۔
گواہ شد:- محمد حسین احمدی پوسٹ بکس ۳۵۲ جنجہ یوگنڈا
گواہ شد:- غلام حیدر پوسٹ بکس ۲۷۲ خاوند موصیہ سردی یرگنڈا۔

مسل نمبر ۱۹۰۸۱

میں چوہدری ریاض احمد ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب قوم رندھاوا پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۹-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- چوہدری ریاض احمد معلم وقف جدید چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا
گواہ شد:- محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا
گواہ شد:- مرزا طاہر احمد ربوہ

مسل نمبر ۱۹۰۸۲

میں سید احمد ولد چوہدری حسام الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۷ / ۱۴۰ پی دھنڈی ضلع رحیم یار خاں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری زرعی زمین موضع بھکو بھٹی ضلع سیالکوٹ ودریا پور دھلیانی بہادر پور تحصیل پسرور میں بھی ہے۔ جو کہ میرے والد صاحب کے نام ہے۔ اس کے علاوہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں بھی ہے نیز چک ۱۶۷ ایس۔ پی۔ ضلع رحیم یار خاں میں بھی رقبہ ہے۔ تمام رقبہ ان کے نام ہے جس کا تا حال مجھے کوئی مفاد نہیں پہنچ رہا۔ والد صاحب محترم اپنے گاؤں رجوکہ دشمن کی زد آ گیا تھا بھکو بھٹی سے لاپتہ ہو گئے تا حال ان کے بارہ میں کوئی یقینی خبر نہیں۔ جب ان کے بارہ میں سرکاری طور پر کوئی فیصلہ ہوا۔ تب جو زمین میرے حصہ میں آئے گی اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی (۲) ایک مکان کچہ احاطہ مشترکہ مالیتی ۴۰۰/- روپیہ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰/- روپیہ سالانہ آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سید احمد بقلم خود سیکرٹری مال ڈھنڈی
گواہ شد:- حکیم غلام رسول معلم وقف جدید مقیم موضع ڈنڈی
گواہ شد:- غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈنڈی

درخواستِ ہائے دعا

۱۔ میرے ایک عزیز غیر احمدی دوست کی بیوی جو پانچ چھ بچوں کی ماں ہے کوئٹہ ٹی بی ہسپتال میں سخت بیمار ہے میرے دوست کی خواہش ہے کہ احمدی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے سکتا ہے (چوہدری نذر محمد نذیر چارج مین لوکو شیڈ خانیوال)

۲۔ بندہ ان دنوں بہت سی مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار ہے۔ غلام مرتضیٰ صدر جماعت احمدیہ بھائی پھیرو ضلع لاہور۔

۳۔ خاکسار آج کل بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہے نیز میرا اکلوتا بچہ اکثر بیمار رہتا ہے احباب سے اپنی پریشانیوں کے دور ہونے اور بچہ کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار عبدالحمید گکھڑ سول لائن گوجرانوالہ شہر)

دعائے مغفرت

مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۶۷ء بروز سوموار میری نانی اماں سردار بی بی صاحبہ اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہمارے یہاں احمدی بہت ہی کم ہیں اس لئے صرف چند آدمی جنازہ پڑھ سکے۔ تمام جماعتوں کو غائبانہ جنازہ پڑھنے کی درخواست ہے تاکہ مرحومہ کو ثواب مل سکے۔ بندہ احباب کا مشکور ہوگا۔ (ماسٹر محمد احمد گھمن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۳۰)

۲۔ خاکسار کے والد سید علی اصغر شاہ صاحب ۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء کو مغرب کے بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے والد سید سراج شاہ صاحب پرانے اور مخلص صحابی تھے آپ بھی پرانے احمدی تھے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ والد صاحب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(خاک رحافظ سید بشیر احمد معلم میانی گھوگھیاٹ حال چک ۱۶ اجنبالہ ضلع سرگودھا)

اعلان دارالقضاء

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب دندان ساز محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری علی حسن صاحب مرحوم ساکن شاہدرہ نے اپنی زندگی میں قطعہ ۲۳/۱۲ واقع محلہ دارالرحمت شرقی رقبہ ایک کنال کے ۸ مرلہ کا سودا مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ میں مجھ سے کیا تھا۔ اور مبلغ ۵۰۰ روپے بطور بیعانہ وصول بھی کر لیا تھا۔ اس سودا کی چوہدری علی حسن صاحب مرحوم کے بھائی چوہدری محمد یعقوب صاحب اور ان کی حقیقی ہمشیرہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری علی حسن صاحب مرحوم ساکن شاہدرہ ٹاؤن نے حلفیہ طور پر اس کی تصدیق کی ہے اور اس تحریری تصدیق پر مکرم غلام محمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ اور مکرم حسن دین صاحب ساکن شاہدرہ ٹاؤن نے بطور گواہ دستخط اور نشان انگوٹھا ثبت کیا ہے نیز مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب برادر حقیقی چوہدری علی حسن صاحب مرحوم اور محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ حقیقی چوہدری علی حسن صاحب مرحوم نے بھی حلفیہ تصدیق کی ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا عزیزم چوہدری منیر احمد منہاس مورخہ ۲/۱۲/۶۷ کو اپنی ملازمت کے سلسلہ میں چناب ایکسپریس پر ربوہ کے لئے رحیم یار خان سے سوار ہوا تھا۔ ربوہ سے لاہور ۱۴- P وحدت کالونی لاہور میں چوہدری دل محمد صاحب ڈینس کو ملنا تھا۔ پھر ناظم صاحب خدام الاحمدیہ لاہور کو ملنا تھا۔ مگر اس کے سب کاغذات سرٹیفکیٹس وغیرہ کسی نے لفافہ میں بند کر کے اس کے گھر کے ایڈریس پر بھیج دیئے ہیں اور عزیز مذکور لاکھوں کی پتہ نہیں کہ وہ اب کہاں ہے جس کسی دوست کو عزیز کا پتہ ہو فوراً مندرجہ ذیل ایڈریس پر اطلاع دیں۔ یا اگر منیر احمد یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر آ جائے یا اطلاع دے ہم سب پریشان ہیں (نذیر احمد منہاس رحیم یار خان)

حب جند: بے شمار فوائد رکھنے والی مفید و مجرب دوائی ہے دل و دماغ اعصاب نیند کا کم آنا، اور تھک آنے کے لئے مفید ہے مکمل کورس ۵ روپے

حب مروارید عنبری: دل و دماغ اور اعصاب کو طاقت دینے والا مفید اور مجرب نسخہ مکمل کورس سولہ روپے۔

حب آسگند: حب مروارید عنبری کی طرح فوائد رکھنے والا مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس چار روپے۔

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
سے طلب فرمائیں

ماہ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآن کریم پر ماہ رمضان کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی آج ہی ایک کارڈ بھیج کر کتاب خیر و برکت مفت منگوائیے اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور تشریح بڑی تشریح و تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی ہیں

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

بجلی کا سامان تیار کرنے والی واحد قوم
جے پی آئی
خاص کوالٹی وون پلگ سفید پورسلین
جمیل پلاسٹک انڈسٹریز سرگودھا

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ، سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوبصورت برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور فون نمبر ۲۹۲۳

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

تمام متعلقہ حضرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹنڈر انکوائری نمبری آر I / ۶۷ / ٹی آر / ۸ کے تحت پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے مطلوبہ ریل فٹنگس کے سلسلہ میں ٹنڈر اب ۵ جنوری ۱۹۶۸ء کو (ایک بجے دن) کو وصول کئے جائیں گے اور ۶ جنوری ۱۹۶۸ء کو دن کے ۱۰ بجے کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر کی فروخت ۴ جنوری ۱۹۶۸ء تک جاری رہے گی۔

(سیکرٹری ریلوے بورڈ)

لاہور (7) 3453

ماہنامہ الفرقان کے متعلق اطلاع!

ماہ دسمبر ۱۹۶۷ء کا الفرقان ڈاک کے ذریعہ جملہ خریداران کو بھجوایا ہے اس نمبر میں مسجد اقصیٰ کے متعلق اعتراض کا مسکت جواب دیا گیا۔ قادیان کے جلسہ سالانہ کے حالات اور پاکستانی قافلہ کا فوٹو بھی ہے دو خوبصورت علمی مضامین بھی ہیں شذرات بھی ہیں۔ پادری عبدالحق صاحب کے نام دو خط اور رمضان المبارک کے متعلق تیس مسائل بھی شائع ہوئے ہیں اگر کسی خریدار کو ۲۰ دسمبر تک نہ ملے تو اطلاع آنے پر دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے

(مینجر الفرقان)

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب جماعت کو رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھانے اور اس کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"رمضان حقیقی فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ساتھ ہی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے اور انسان پر اس کے نفس کا دھوکہ ظاہر کر دیتا ہے۔ انسان کہتا ہے میں رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکتا اس وقت میرے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے مگر رمضان میں وہ اٹھتا ہے کیونکہ اور لوگ بھی اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر یا ان کی نقل کے لئے اٹھتا ہے یا کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے کیونکہ سمجھتا ہے اگر میں سحری کو کھانا نہ کھاؤں گا تو دن بھر بھوکا رہوں گا پس جبکہ رمضان میں انسان سحری کے وقت اٹھ سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اور دنوں میں نہ اٹھ سکے۔ پس رمضان کا مہینہ ایسے انسانوں کو شرمندہ کرتا اور بتاتا ہے کہ تمہارے اندر طاقت ہے کہ اور راتوں کو بھی اٹھ کر خدا تعالیٰ کے آگے سر بسجود ہو سکو۔ یہ کہنا کہ اٹھ نہیں سکتے یہ صحیح نہیں تم سستی سے نہیں اٹھتے اگر تم ایک مہینہ کھانا کھانے کے لئے سحری کے وقت اٹھ سکتے ہو تو باقی گیارہ مہینے عبادت کے لئے کیوں نہیں اٹھ سکتے تو رمضان کا مہینہ بتاتا ہے کہ دعا کرنے کے لئے بہترین موقع ہے فائدہ اٹھانا چاہیئے پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے آؤ اور آ کر لے جاؤ۔ ہاں اس کے ساتھ یہ شرط ضروری ہے کہ تمہارا کوئی مطالبہ قانون الٰہی کے خلاف نہ ہو اور جن باتوں سے خدا تعالیٰ نے خود روک دیا ہے ان کا مطالبہ نہ ہو پھر خدا پر پورا یقین اور اس کی بخشش پر کامل بھروسہ ہو ورنہ جو ڈرتے ہوئے اور ناامیدی کے ساتھ خدا کے حضور جاتا ہے وہ ناکام آتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے۔ اور بدظنی کرنے والا سزا کا مستحق ہوتا ہے وہی انعام لے کر آتا ہے جو وثوق اور یقین کے ساتھ جاتا ہے اور وہ کبھی ناکام نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ کو اپنی طاقتوں کے متعلق غیرت آتی ہے وہ کہتا ہے جب بندہ عجز اور انکسار کے ساتھ میرے سامنے آتا ہے تو یہ میری الوہیت کی شان کے خلاف ہے کہ میں اسے ناکام کر دوں۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس مبارک مہینہ میں دعائیں کرو اور وثوق اور یقین کے ساتھ کرو بہت لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں مگر وہ جانتے نہیں کہ دعا کس وثوق اور کس یقین کے ساتھ کرنی چاہیئے خدا تعالیٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے

واذا سألك عبادي
عني فاني قريب

"میرے بندے اگر میرے بارہ میں سوال کریں تو انہیں کہو میں تو بالکل قریب ہوں"

(الفضل ۹ اپریل ۱۹۲۶ء)

خریداران الفضل سے گزارش

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو گیا ہے احباب ان ایام میں خاص طور پر تزکیہ نفس اور روحانی ترقی کے لئے بہت سی عبادات اور صدقہ خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور حصول قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے لیکن جن لوگوں کے پاس غلہ نہ ہو وہ اتنے غلہ کی نقد قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ موجودہ بھاؤ کے لحاظ سے ایک صاع گندم کی قیمت تقریباً ڈیڑھ روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے یعنی بارہ آنہ فی کس کے حساب سے ادا کر سکتا ہے۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے (لیکن ربوہ کے محلہ جات کے فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ بھجوائیں) تاکہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ، مساکین، اور نادار افراد میں تقسیم کریں باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جائے البتہ کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ بھی جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دی جائے۔ چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ہی ادا کر دیا جائے۔ تاکہ وقت پر یہ رقم تقسیم ہو سکے اور غرباء عید کی ظاہری خوشیوں میں بھی شامل ہو جائیں۔

۲- عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ا/ فی کس تھی۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت گر چکی ہے اور احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں، عید فنڈ کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہو گا۔ بلکہ ہر شخص کو اپنی استطاعت کے مطابق اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقم ادا کرنی چاہیئے یہ بھی یاد رہے کہ عید فنڈ ایک مرکزی چندہ ہے۔ اس میں سے کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ تمام وصول شدہ رقم صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان برائے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا

قیادت ضلع سرگودھا کے تحت مورخہ ۱۵ دسمبر تا ۲۲ دسمبر ۶۷ء ہفتہ تحریک جدید منایا جائے گا تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا سے درخواست ہے کہ وہ اس ہفتہ کو پورے اہتمام سے منائیں۔ اور اپنی مجالس کے ایسے خدام کو جو ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے۔ ان سے دفتر سوم میں وعدہ جات لے کر محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید ربوہ کو جلد از جلد بھجوائیں۔ کوشش فرمائیں کہ ہر خادم اس تحریک میں شامل ہو جائے۔

(قائد ضلع سرگودھا)

درخواست دعا

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بشریٰ اہلیہ مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم گوجرانوالہ پچھلے ایک سال سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آ رہی ہیں بعض دفعہ حالت بہت خراب ہو جاتی ہے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (منظور احمد خادم دارالصدر شرقی ربوہ)